December 5, 2024

CCP Exclusive Coverage

THE DESTINATION اردو
NEWS THAT TRAVELS

کمپٹیشن کا عالمی دن

ڈپٹی ڈائریکٹر (کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان)

احتشام وحید شیخ

اس سال بھی، دیگر برسوں کی طرح ، 5 دسمبر کو کمپٹیشن کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ یہ دن 5 دسمبر 1980 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی منظور شدہ قرارداد کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس قرارداد میں مارکیٹ میں مثبت مقابلے کی فضا کو محدود کرنے والے عوامل کو کنٹرول کرنے کے لیے بین الاقوامی اصول اور قوانین وضع کیے گئے تھے۔

آزاد معیشت کے فروغ میں کمپٹیشن کا کلیدی کردار ہے؛ یہ معیشت میں صحت مند مقابلہ پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں کمپنیاں صارفین کو بہتر معیار کی مصنوعات اور خدمات کم قیمت پر فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس طرح معیشت میں جدت کا رجحان فروغ پاتا ہے ، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور معاشی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

آزاد معیشت میں کاروباری ادارے اپنی محنت اور سرمایہ کاری کے ذریعے ترقی کر سکتے ہیں جو کہ آزاد معیشت کی روح کے عین مطابق ہے۔ لیکن کچھ کاروباری ادارے اس ترقی اور بالادستی کا غلط استعمال کرتے ہوئے مارکیٹ میں مقابلہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یا کچھ کمپنیاں گٹھ جوڑ کے ذریعے قیمتوں کے تعین، مارکیٹ کی تقسیم اورپبلک ٹینڈرز میں بولی کے عمل میں ساز باز کر کے صارفین کے مفاد اور معیشت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ مزید براں، گمراہ کُن مارکیٹنگ سے صارفین کو غلط اشیاء کے انتخاب اور معاشی نقصان جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اورمرجرز کے ذریعے کاروباری ادارے مارکیٹ میں بالادستی حاصل کرکے کاروبار اور صارفین کے کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

چونکہ آزاد معیشت میں ریاست کا کردار محدود ہوتا ہے اور حکومت براہ راست کاروباری معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی ، اس لیے دنیا بھر میں کمپٹیشن کے فروغ کے لیے ایسے کمپٹیشن قوانین کو لاگو کیا جا تا ہےاورایسے کاروباری ضوابط رائج کیے جاتے ہیں جس سے معیشت میں مقابلہ سازی کے مثبت اور صحت مند ماحول کو قائم رکھتے ہوئے کمپٹیشن مُخالف رویوں کی روک تھام کی جاسکے۔ دنیا کے 120 سے زائد ممالک نے اس سلسلے میں کمپٹیشن قوانین رائج کیے ہیں اور ان کے نفاذ کیلئے کمپٹیشن ایجنسیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ، جو ان ممالک میں کمپیٹیشن کے فروغ کے لیے مرکزی ادارے کے طور پر کام کررہی ہیں اور صحت مند مقابلہ سازی کے فروغ میں کردار ادا کر رہی ہیں۔

پاکستان میں کمپٹیشن کا قانون 2007 میں ایک آرڈیننس کے طور پر نافذ ہوا ، اور 2010 میں پارلیمنٹ نے اسے باقاعدہ ایکٹ کی شکل دی۔ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان، جو نومبر 2007 میں ایک خود مختار ادارے کے طور پر قائم ہوا، ملک میں مقابلہ سازی کے فروغ اور کمپٹیشن قوانین کے نفاذ کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہے۔ کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان نے 2007 سے لیکر اب تک ایک فعال ادارے کے طور پر ملکی معیشت میں صحت مند مقابلے کے فروغ اور کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں کے خاتمے کیلیے ٹھوس اقدامات کئے ہیں اور اب تک مختلف کمپنیوں اور ایسوسی ایشنز پر کمپیٹیشن ایکٹ 2010 کی خلاف ورزیوں پر اربوں روپے کے جرمانے عائد کئے ہیں۔ ان میں زیادہ ترجرمانے گٹھ جوڑ یعنی کارٹیل بنانے اور بالادستی کے غلط استعمال جیسی سنگین کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر عائد کئے گئے ہیں۔

کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے یہ جُرمانے عائد کرنے کا مقصد فقط پیسوں کا حصول نہیں کیونکہ کمیشن جرمانوں کی مد میں جمع ہو نے والی رقم قومی خزانے میں جمع کرانے کا پابند ہے ، بلکہ اس کا مقصد کمپٹیشن قانون کا مئوثر نفاذ اور کاروباری رویوں کو کمپٹیشن کی روح کے مطابق استوار کرنا ہے اور صارفین کو کمپٹیشن مُخالف سرگرمیوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ قانون کے نفاذ کے ساتھ ساتھ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان ایڈواکسی کے زریعے بھی ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ایڈواکسی کے زریعے کمیشن تمام متعلقہ سٹیک ہولڈرز میں کمپٹیشن قوانین کی آگاہی پیدا کرتا ہے تاکہ کمپٹیشن قانون کی رضاکارانہ تعمیل میں اضافہ ہو اور صارفین کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ صحت مند مقابلے کے فروغ سے ملکی معیشت پر بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا، اور

معیشت میں غیر ملکی سرمایہ کاری سے روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

کمیشن کے موجودہ چیئرمین، ڈاکٹر کبیر احمد سدھو، چونکہ کمپیٹیشن کے موضوع اور قانون پر گہری مہارت رکھتے ہیں، اس لیے انہوں نے کمپیٹیشن قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے زیر التواء عدالتی مقدمات کو تیزی سے آگے بڑھانے اور اسٹے آرڈرز ختم کرنے پر خصوصی توجہ دی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میں اجارہ داری، کارٹلز، اور کاروباری ایسوسی ایشنز کے ذریعے ہونے والی کمپٹیشن قانون کی خلاف ورزیوں کو پکڑنے کے لیے سی سی پی کی قانونی ٹیم کو مضبوط بنایا ، جرمانوں کی وصولی میں بہتری لائی، کارٹلز کے خلاف مؤثر کارروائی کے اور ری ایکٹو انفورسمنٹ سے پروایکٹو انفورسمنٹ کی طرف پیش رفت کے لئے ایک مارکیٹ انٹیلی جنس یونٹ بھی قائم کیا۔

پاکستان کی موجودہ معاشی مشکلات کے پیش نظر، ایک مضبوط کمپیٹیشن کمیشن اور مارکیٹ قوانین کا سخت نفاذ نہایت ضروری ہے۔ صارفین پہلے ہی مہنگائی اور افراط زر سے پریشان ہیں، اور حکومتی مالی حالت ایسی نہیں کہ انہیں فوری ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ ایسے میں ملٹی نیشنل اور بڑی کاروباری کمپنیوں کی مؤثر نگرانی ضروری ہے تاکہ وہ صارفین کا استحصال نہ کریں۔ مارکیٹ میں مقابلے کا ماحول ہونا چاہیے تاکہ کمپنیاں بہتر مصنوعات، خدمات، اور مناسب قیمتوں کی فراہمی کے لیے آپس میں مسابقت کریں۔ بڑی کمپنیوں کے گٹھ جوڑ کو روکا جائے، نئے کاروبار اور برانڈز کو فروغ ملے، اور مارکیٹ میں شفافیت یقینی بنائی جائے۔ اس سے نہ صرف سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا بلکہ نئی مصنوعات کی تخلیق اور روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے، جو 24 کروڑ کی اس مارکیٹ کے لیے ناگزیر ہیں۔

https://urdu.dailythedestination.com/latest-news/32219/

جلد 30 شمارہ 283 | جمعرات 02 جمادی الثانی 1446ھ 05 دسمبر 2024ء 22 مگھر | صفحات 08 | قیمت 20 روپے

مثبت مسابقت اور معیشت

احتشام وحید شیخ

اس سال بھی، دیگر برسوں کی طرح، 5 دسمبر کو کمپٹیشن کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ یہ دن 5 دسمبر 1980 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی منظور شدہ قرارداد کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس قرارداد میں مارکیٹ میں مثبت مقابلے کی فضا کو محدود کرنے والے عوامل کو کنٹرول کرنے کے لیے بین الاقوامی اصول اور قوانین وضع کیے گئے تھے۔

آزاد معیشت کے فروغ میں کمپٹیشن کا کلیدی کردار ہے، یہ معیشت میں صحت مند مقابلہ پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں کمپنیاں صارفین کو بہتر معیار کی مصنوعات اور خدمات کم قیمت پر فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس طرح معیشت میں جدت کا رجحان فروغ پاتا ہے، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور معاشی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

آزاد معیشت میں کاروباری ادارے اپنی محنت اور سرمایہ کاری کے ذریعے ترقی کر سکتے ہیں جو کہ آزاد معیشت کی روح کے عین مطابق ہے۔ لیکن کچھ کاروباری ادارے اس ترقی اور بالادستی کا غلط استعمال کرتے ہوئے مارکیٹ میں مقابلہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یا کچھ کمپنیاں گٹھ جوڑ کے ذریعے قیمتوں کے تعین، مارکیٹ کی تقسیم اور پبلک ٹینڈرز میں بولی کے عمل میں ساز باز کر کے صارفین کے مفاد اور معیشت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ مزید براں، گمراہ کن مارکیٹنگ سے صارفین کو غلط اشیا کے انتخاب اور معاشی نقصان جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اور مرجرز کے ذریعے کاروباری ادارے مارکیٹ میں بالادستی حاصل کر کے کاروبار اور صارفین کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

چونکہ آزاد معیشت میں ریاست کا کردار محدود ہوتا ہے اور حکومت براہ راست کاروباری معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی، اس لیے دنیا بھر میں کمپٹیشن کے فروغ کے لیے ایسے کمپٹیشن قوانین کو لاگو کیا جاتا ہے اور ایسے کاروباری ضوابط رائج کیے جاتے ہیں جس سے معیشت میں مقابلہ سازی کے مثبت اور صحت مند ماحول کو قائم رکھتے ہوئے کمپٹیشن مخالف رویوں کی روک تھام کی جا سکے۔ دنیا کے 120 سے زائد ممالک نے اس سلسلے میں کمپٹیشن قوانین رائج کیے ہیں اور ان کے نفاذ کیلئے کمپٹیشن ایجنسیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، جو ان ممالک میں کمپٹیشن کے فروغ کے لیے مرکزی ادارے کے طور پر کام کر رہی ہیں اور صحت مند مقابلہ سازی کے فروغ میں کردار ادا کر رہی ہیں۔

پاکستان میں کمپٹیشن کا قانون 2007 میں ایک آرڈیننس کے طور پر نافذ ہوا، اور 2010 میں پارلیمنٹ نے اسے باقاعدہ ایکٹ کی شکل دی۔ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان جو نومبر 2007 میں ایک خودمختار ادارے کے طور پر قائم ہوا، ملک میں مقابلہ سازی کے فروغ اور کمپٹیشن قوانین کے نفاذ کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہے۔ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان نے 2007 سے لیکر اب تک ایک فعال ادارے کے طور پر ملکی معیشت میں صحت مند مقابلے کے فروغ اور کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں کے خاتمے کیلیے ٹھوس اقدامات کئے ہیں اور اب تک مختلف کمپنیوں اور ایسوسی ایشنز پر کمپٹیشن ایکٹ 2010 کی خلاف ورزیوں پر اربوں روپے کے جرمانے عائد کئے ہیں۔ ان میں زیادہ تر جرمانے گٹھ جوڑ یعنی کارٹیل بنانے اور بالادستی کے غلط استعمال جیسی سنگین کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر عائد کئے گئے ہیں۔

کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے یہ جرمانے عائد کرنے کا مقصد فقط پیسوں کا حصول نہیں کیونکہ کمیشن جرمانوں کی مد میں جمع ہونے والی رقم قومی خزانے میں جمع کرانے کا پابند ہے، بلکہ اس کا مقصد کمپٹیشن قانون کا مؤثر نفاذ اور کاروباری رویوں کو کمپٹیشن کی روح کے مطابق استوار کرنا ہے اور صارفین کو کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ قانون کے نفاذ کے ساتھ ساتھ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان ایڈووکیسی کے ذریعے بھی ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ایڈووکیسی کے ذریعے کمیشن تمام متعلقہ سٹیک ہولڈرز میں کمپٹیشن قوانین کی آگاہی پیدا کرتا ہے تاکہ کمپٹیشن قانون کی رضاکارانہ تعمیل میں اضافہ ہو اور صارفین کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ صحت مند مقابلے کے فروغ سے ملکی معیشت پر بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا، اور معیشت میں غیر ملکی سرمایہ کاری سے روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

کمیشن کے موجودہ چیئرمین، ڈاکٹر کبیر احمد سدھو، چونکہ کمپٹیشن کے موضوع اور قانون پر گہری مہارت رکھتے ہیں، اس لیے انہوں نے کمپٹیشن قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے زیر التواء عدالتی مقدمات کو تیزی سے آگے بڑھانے اور اسٹے آرڈرز ختم کرنے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میں اجارہ داری، کارٹلز، اور کاروباری ایسوسی ایشنز کے ذریعے ہونے والی کمپٹیشن قانون کی خلاف ورزیوں کو پکڑنے کے لیے سی سی پی کی قانونی ٹیم کو مضبوط بنایا، جرمانوں کی وصولی میں بہتری لائی، کارٹلز کے خلاف مؤثر کارروائی کے اور ری ایکٹو انفورسمنٹ سے پروایکٹو انفورسمنٹ کی طرف پیش رفت کے لئے ایک مارکیٹ انٹیلی جنس یونٹ بھی قائم کیا۔

پاکستان کی موجودہ معاشی مشکلات کے پیش نظر، ایک مضبوط کمپٹیشن کمیشن اور مارکیٹ قوانین کا سخت نفاذ نہایت ضروری ہے۔ صارفین پہلے ہی مہنگائی اور افراط زر سے پریشان ہیں، اور حکومتی مالی حالت ایسی نہیں کہ انہیں فوری ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ ایسے میں ملٹی نیشنل اور بڑی کاروباری کمپنیوں کی مؤثر نگرانی ضروری ہے تاکہ وہ صارفین کا استحصال نہ کریں۔ مارکیٹ میں مقابلے کا ماحول ہونا چاہیے تاکہ کمپنیاں بہتر مصنوعات، خدمات، اور مناسب قیمتوں کی فراہمی کے لیے آپس میں مسابقت کریں۔ بڑی کمپنیوں کے گٹھ جوڑ کو روکا جائے، نئے کاروبار اور برانڈز کو فروغ ملے، اور مارکیٹ میں شفافیت یقینی بنائی جائے۔ اس سے نہ صرف سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا بلکہ نئی مصنوعات کی تخلیق اور روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے، جو 24 کروڑ کی اس مارکیٹ کے لیے ناگزیر ہیں۔

لاہور/راولپنڈی/اسلام آباد/کراچی/پشاور/کوئٹہ/فیصل آباد اور سرگودھا سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

Daily Nai Baat

روزنامہ نئی بات

اسلام آباد

چیف ایڈیٹر: چوہدری عبدالرحمٰن

جلد 13 | جمعرات 2 جمادی الثانی 1446ھ 5 دسمبر 2024ء 22 مگھر 2081ب | صفحات 8 | قیمت 30 روپے | شمارہ 294

www.naibaat.com e-mail: nb@naibaat.com

Scanned with CamScanner

کمپٹیشن کا عالمی دن

تحریر: احتشام وحید شیخ
ڈپٹی ڈائریکٹر (کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان)

اس سال بھی، دیگر برسوں کی طرح 5 دسمبر کو کمپٹیشن کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ یہ دن 5 دسمبر 1980ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی منظور شدہ قرارداد کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس قرارداد میں مارکیٹ میں مثبت مقابلے کی فضا کو محدود کرنے والے عوامل کو کنٹرول کرنے کے لیے بین الاقوامی اصول اور قوانین وضع کیے گئے تھے۔

آزاد معیشت کے فروغ میں کمپٹیشن کا کلیدی کردار ہے۔ یہ معیشت میں صحت مند مقابلہ پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں کمپنیاں صارفین کو بہتر معیار کی مصنوعات اور خدمات کم قیمت پر فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس طرح معیشت میں جدت کا رجحان فروغ پاتا ہے، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور معاشی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

آزاد معیشت میں کاروباری ادارے اپنی محنت اور سرمایہ کاری کے ذریعے ترقی کر سکتے ہیں جو کہ آزاد معیشت کی روح کے عین مطابق ہے۔ لیکن کچھ کاروباری ادارے اس ترقی اور بالادستی کا غلط استعمال کرتے ہوئے مارکیٹ میں مقابلہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یا کچھ کمپنیاں گٹھ جوڑ کے ذریعے قیمتوں کے تعین، مارکیٹ کی تقسیم اور پبلک ٹینڈرز میں بولی کے عمل میں سازباز کر کے صارفین کے مفاد اور معیشت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ مزید براں، گمراہ کن مارکیٹنگ سے صارفین کو غلط اشیاء کے انتخاب اور معاشی نقصان جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اور مرجرز کے ذریعے کاروباری ادارے مارکیٹ میں بالادستی حاصل کر کے کاروبار اور صارفین کے کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

چونکہ آزاد معیشت میں ریاست کا کردار محدود ہوتا ہے اور حکومت براہ راست کاروباری معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی، اس لیے دنیا بھر میں کمپٹیشن کے فروغ کے لیے ایسے کمپٹیشن قوانین کو لاگو کیا جاتا ہے اور ایسے کاروباری ضوابط رائج کیے جاتے ہیں جس سے معیشت میں مقابلہ سازی کے مثبت اور صحت مند ماحول کو قائم رکھتے ہوئے کمپٹیشن مخالف رویوں کی روک تھام کی جا سکے۔

دنیا کے 120 سے زائد ممالک نے اس سلسلے میں کمپٹیشن قوانین رائج کیے ہیں اور ان کے نفاذ کیلئے کمپٹیشن ایجنسیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، جو ان ممالک میں کمپٹیشن کے فروغ کے لیے مرکزی ادارے کے طور پر کام کر رہی ہیں اور صحت مند مقابلہ سازی کے فروغ میں کردار ادا کر رہی ہیں۔

پاکستان میں کمپٹیشن کا قانون 2007ء میں ایک آرڈیننس کے طور پر نافذ ہوا، اور 2010ء میں پارلیمنٹ نے اسے باقاعدہ ایکٹ کی شکل دی۔ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان، جو نومبر 2007ء میں ایک خودمختار ادارے کے طور پر قائم ہوا، ملک میں مقابلہ سازی کے فروغ اور کمپٹیشن قوانین کے نفاذ کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہے۔ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان نے 2007ء سے لیکر اب تک ایک فعال ادارے کے طور پر ملکی معیشت میں صحت مند مقابلے کے فروغ اور کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں کے خاتمے کیلیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں اور اب تک مختلف کمپنیوں اور ایسوی ایشنز پر کمپٹیشن ایکٹ 2010ء کی خلاف ورزیوں پر اربوں روپے کے جرمانے عائد کیے ہیں۔ ان میں زیادہ تر جرمانے گٹھ جوڑ یعنی کارٹیل بنانے اور بالادستی کے غلط استعمال جیسی سنگین کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر عائد کیے گئے ہیں۔

کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے یہ جرمانے عائد کرنے کا مقصد فقط پیسوں کا حصول نہیں کیونکہ کمیشن جرمانوں کی مد میں جمع ہونے والی رقم قومی خزانے میں جمع کرانے کا پابند ہے، بلکہ اس کا مقصد کمپٹیشن قانون کا مؤثر نفاذ اور کاروباری رویوں کو کمپٹیشن کی روح کے مطابق استوار کرنا ہے اور صارفین کو کمپٹیشن مخالف سرگرمیوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ قانون کے نفاذ کے ساتھ ساتھ کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان ایڈووکیسی کے ذریعے بھی ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ایڈووکیسی کے ذریعے کمیشن تمام متعلقہ سٹیک ہولڈرز میں کمپٹیشن قوانین کی آگاہی پیدا کرتا ہے تاکہ کمپٹیشن قانون کی رضاکارانہ تعمیل میں اضافہ ہو اور صارفین کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ صحت مند مقابلے کے فروغ سے ملکی معیشت پر بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا، اور معیشت میں غیر ملکی سرمایہ کاری سے روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کمپٹیشن کمیشن آف پاکستان بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

کمیشن کے موجودہ چیئرمین، ڈاکٹر کبیر احمد سدھو، چونکہ کمپٹیشن کے موضوع اور قانون پر گہری مہارت رکھتے ہیں، اس لیے انہوں نے کمپٹیشن قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے زیر التواء عدالتی مقدمات کو تیزی سے آگے بڑھانے اور اسٹے آرڈرز ختم کرنے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میں اجارہ داری، کارٹلز، اور کاروباری ایسوی ایشنز کے ذریعے ہونے والی کمپٹیشن قانون کی خلاف ورزیوں کو پکڑنے کے لیے سی سی پی کی قانونی ٹیم کو مضبوط بنایا، جرمانوں کی وصولی میں بہتری لائی، کارٹلز کے خلاف مؤثر کارروائی کے اور ری ایکٹو انفورسمنٹ سے پرو ایکٹو انفورسمنٹ کی طرف پیش رفت کے لئے ایک مارکیٹ انٹیلی جنس یونٹ بھی قائم کیا۔

پاکستان کی موجودہ معاشی مشکلات کے پیش نظر، ایک مضبوط کمپٹیشن کمیشن اور مارکیٹ قوانین کا سخت نفاذ نہایت ضروری ہے۔ صارفین پہلے ہی مہنگائی اور افراط زر سے پریشان ہیں، اور حکومتی مالی حالت ایسی نہیں کہ انہیں فوری ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ ایسے میں ملٹی نیشنل اور بڑی کاروباری کمپنیوں کی مؤثر نگرانی ضروری ہے تاکہ وہ صارفین کا استحصال نہ کریں۔ مارکیٹ میں مقابلے کا ماحول ہونا چاہیے تاکہ کمپنیاں بہتر مصنوعات، خدمات، اور مناسب قیمتوں کی فراہمی کے لیے آپس میں مسابقت کریں۔ بڑی کمپنیوں کے گٹھ جوڑ کو روکا جائے، نئے کاروبار اور برانڈز کو فروغ ملے، اور مارکیٹ میں شفافیت یقینی بنائی جائے۔ اس سے نہ صرف سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا بلکہ نئی مصنوعات کی تخلیق اور روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے، جو 24 کروڑ کی اس مارکیٹ کے لیے ناگزیر ہیں۔

Scanned with CamScanner

روزاني
Daily AWAMI AWAZ
عوامي آواز

چيف ايڊيٽر: ڊاڪٽر جبار خٽڪ
ايڊيٽر: زرار پيرزادو
ايگزيڪيوٽو ايڊيٽر: حميده گهانگهرو
ڊپٽي ايگزيڪيوٽو ايڊيٽر: حسن ناصر خٽڪ
ايگزيڪيوٽو ڊائريڪٽر: انور بلوچ

ويب سائيٽ: www.awamiawaz.pk
نيوز روم: awamiawazkhi@Gmail.com
اشتهارن جو شعبو: marketingawamiawaz@Gmail.com

هيڊ آفيس ڪراچي: سيڪنڊ فلور، ديو بلاڪ 2، عبدالستار ايڌي هاڪي اسٽيڊيم لياقت بئرڪس، آف شاهراهِ فيصل ڪراچي فون: 44-021-35672941 فيڪس: 46-021-35672945
حيدرآباد آفيس: بنگلو نمبر 68-A فراز ولاز فيز 3، قاسم آباد، حيدرآباد فون: 022-2655884
سکر آفيس: پلاٽ نمبر 34-A لڳ سکر ماربل فيڪٽري، گوليمار روڊ، نئون سکر فون: 20-071-5633718

خميس 5 ڊسمبر 2024ع 2 جمادي الثاني 1446هه

مقابلي جو عالمي ڏينهن

احتشام وحيد شيخ

هن سال به اڄ جيان 5 ڊسمبر تي ڪمپيٽيشن جو عالمي ڏهاڙو ملهايو پيو وڃي. هيءُ ڏينهن 5 ڊسمبر 1980 تي گڏيل قومن جي جنرل اسيمبلي جي منظور ڪيل ٺهراءَ جي ياد ۾ ملهايو ويندو آهي. ان ٺهراءَ اندر مارڪيٽ ۾ مثبت مقابلن جي فضا کي محدود ڪرڻ وارن محرڪن کي ضابطن ۾ آڻڻ لاءِ عالمي اصول ۽ قانون واضع ڪيا ويا هيا.

آزاد معيشت کي هلڻ ڏيڻ ۾ مقابلي بازي جو بنيادي ڪردار آهي، اهو معيشت ۾ صحت مند مقابلو پيدا ڪندو آهي، جنهن جي نتيجي ۾ ڪمپنيون صارفين کي بهتر معيار جون شيون ۽ خدمتون گهٽ اگهه تي مهيا ڪرڻ جون ڪوششون ڪنديون آهن. اهڙي طرح معيشت ۾ جدت جي لاڙي کي هٿي ملندي آهي، روزگار جا نوان موقعا پيدا ٿيندا آهن ۽ ملڪ ۾ معاشي خوشحالي ۾ اضافو ٿيندو آهي.

آزاد معيشت ۾ ڪاروباري ادارا پنهنجي محنت ۽ سرمائي ڪاري جي ذريعي ترقي ڪري سگهندا آهن جيڪو عمل معيشت جي روح پٽاندڙ آهي، پر ڪجهه ڪاروباري ادارا ان ترقي ۽ بالادستي جو غلط استعمال ڪندي مارڪيٽ ۾ مقابلن کي نقصان پهچائيندا رهندا آهن يا ڪجهه ڪمپنيون ملي ڀڳت ذريعي اگهن جي مقرري، مارڪيٽ جي ورڇ ۽ پبلڪ ٽينڊرز ۾ ٻولي جي عمل ۾ ملي ڀڳت ڪري صارفين جي مفادن ۽ معيشت کي نقصان پهچائيندا آهن. وڌيڪ اهو ته گمراه ڪندڙ مارڪيٽنگ سان صارفين کي خراب ۽ غلط شين جي چونڊ ۽ معاشي نقصان جهڙي صورتحال کي منهن ڏيڻو پوندو آهي، اهڙي ريت مرجزر ذريعي ڪاروباري ادارا مارڪيٽ ۾ بالادستي حاصل ڪري ڪاروبار ۽ صارفين جي مفادن کي ڇيهو رسائيندا آهن.

جيئن ته آزاد معيشت ۾ رياست جو ڪردار محدود هوندو آهي ۽ حڪومت سڌو سنئون ڪاروباري معاملن ۾ مداخلت ڪري ناهي سگهندي ان لاءِ دنيا ۾ ڪمپيٽيشن کي هٿي ڏيڻ لاءِ اهڙا ڪمپيٽيشن قانون لاڳو ڪيا ويندا آهن ۽ اهڙا ڪاروباري ضابطا رائج ڪيا ويندا آهن جنهن سان معيشت ۾

مقابلي سازي جي مثبت ۽ صحت مند ماحول کي قائم رکندي ڪمپيٽيشن مخالف روين جي روڪ ٿام ڪري سگهجي.

دنيا جي 120 ملڪن کان وڌيڪ ملڪ ان سلسلي ۾ ڪمپيٽيشن قانون ٺاهي ورتا آهن ۽ انهن کي لاڳو ڪرڻ لاءِ ڪمپيٽيشن ايجنسيز جو قيام عمل ۾ آندو ويو آهي، جيڪو انهن ملڪن ۾ ڪمپيٽيشن کي هٿي ڏيڻ لاءِ مرڪزي اداري جي طور تي ڪم ڪري رهيو آهي ۽ صحت مند مقابلا سازي کي هٿي ڏيڻ ۾ ڪردار ادا ڪري رهيو آهي.

پاڪستان ۾ ڪمپيٽيشن جو قانون 2007ع ۾ هڪ آرڊيننس جي طور لاڳو ڪيو ويو ۽ 2010ع ۾ پارليامينٽ ان کي باقاعدي ايڪٽ جي شڪل ڏني. ڪمپيٽيشن ڪميشن آف پاڪستان جيڪو نومبر 2007 ۾ هڪ خودمختيار اداري جي حيثيت سان قائم ٿيو هو. سو ملڪ ۾ مقابلا سازي کي هٿي ڏيڻ ۽ ڪمپيٽيشن قانون کي لاڳو ڪرڻ لاءِ مسلسل سرگرم آهي. ڪمپيٽيشن ڪميشن آف پاڪستان 2007ع کان وٺي اڄ تائين هڪ سرگرم اداري جي حيثيت سان ملڪي معيشت ۾ صحت مند مقابلن کي زور وٺرائڻ لاءِ ۽ ڪمپٽيشن مخالف سرگرمين جي خاتمي لاءِ ٺوس قدم کنيا آهن ۽ اڄ تائين مختلف ڪمپنين ۽ ايسوسئيشن تي ڪمپيٽيشن ايڪٽ 2010 جي ڀڃڪڙي ڪرڻ تي اربين رپيا ڏنڊ لڳايا آهن. ان ۾ سڀ کان وڌيڪ ڏنڊ ملي ڀڳت يعني ڪارٽيل ٺاهڻ ۽ بالادستي جي غلط استعمال جهڙين سنگين ڪمپيٽيشن مخالف سرگرمين ۾ ملوث هجڻ تي لڳايا ويا آهن.

ڪمپيٽيشن ڪميشن آف پاڪستان جي طرفان اهي ڏنڊ لڳائڻ جو مقصد فقط پئسا ڪمائڻ نه هو ڇو ته ڪميشن ڏنڊ ۾ حاصل ٿيندڙ رقم قومي خزاني ۾ جمع ڪرائڻ جي پابند هوندي آهي، بلڪ ان جو مقصد ڪمپيٽيشن قانون کي ۽ ڪاروباري روين کي ڪمپيٽيشن جي روح پٽاندڙ لاڳو ڪرڻ آهي ۽ صارفين کي ڪمپيٽيشن مخالف سرگرمين کان محفوظ ڪرڻ آهي.

قانون جي نفاذ سان گڏو گڏ ڪمپيٽيسن ڪميشن آف پاڪستان ايڊووڪسي جي ذريعي به اهم ڪردار ادا ڪري رهيو آهي، ان ايڊووڪسي جي ذريعي ڪميشن تمام لاڳاپيل اسٽيڪ هولڊرن کي ڪمپيٽيشن قانون جي ڄاڻ ڏيندو آهي ته جيئن ڪمپيٽيشن قانون جي رضاڪارانه تعميل ۾ واڌارو ٿئي ۽ صارفين جي حقن جو تحفظ ٿي سگهي. صحت مند مقابلن کي هٿي ڏيڻ سان ملڪي معيشت تي عالمي سيڙپ ڪارن جو اعتماد وڌندو ۽ معيشت ۾ غير ملڪي سيڙپ ڪاري سان روزگار جا وڌيڪ موقعا پيدا ٿيندا. ان مقصد کي ماڻڻ لاءِ ڪمپيٽيشن آف ڪميشن پاڪستان ڀرپور ڪوشش ڪري رهي آهي.

ڪميشن جي موجوده چيئرمين ڊاڪٽر ڪبير احمد سڌو جيئن ته ڪمپيٽيشن جي موضوع ۽ قانون تي گهري مهارت رکي ٿو، ان لاءِ ان ڪمپيٽيشن قانون جي موثر نفاذ جي لاءِ اهم قدم کنيا آهن ان رڪيل عدالتي ڪيسن کي تيزي سان اڳتي وڌائڻ ۽ اسٽي آرڊر ختم ڪرڻ تي خصوصي ڌيان ڏنو آهي. ان سان گڏوگڏ مارڪيٽ ۾ اجاره داري، ڪارٽلز ۽ ڪاروباري ايسوسيئشن جي ذريعي ٿيندڙ ڪمپيٽيشن قانون جي ڀڃڪڙي ڪندڙن کي پڪڙڻ لاءِ سي سي پي جي قانوني ٽيم کي مضبوط ڪيو، ڏنڊ جي وصولي ۾ بهتري آندي. ڪارٽلز جي خلاف سخت قانوني ڪارروائي ڪئي ۽ ري ايڪٽو انفورسمينٽ کان پرو ايڪٽو انفورسمينٽ ڏانهن اڳڀرائي لاءِ هڪ مارڪيٽ انٽيليجنس يونٽ قائم به ڪيو.

پاڪستان جي موجوده معاشي مشڪلاتن کي نظر ۾ رکندي، هڪ مضبوط ڪمپيٽيشن ڪيمشن ۽ مارڪيٽ قانون جو سخت هئڻ نهايت ضروري آهي. صارفين پهريان ئي مهانگائي ۽ ٻين مسئلن ۾ پريشان آهن ۽ حڪومتي مالي حالت اهڙي ناهي جو انهن کي فوري طور ريليف مهيا ڪري سگهجي. تنهن ڪري ملٽي نيشنل ۽ وڏين ڪاروباري ڪمپنين جي موثر نگراني ضروري آهي ته جيئن اهي صارفين جو استحصال نه ڪري سگهن.

مارڪيٽ ۾ مقابلي جو ماحول هجڻ گهرجي ته جيئن بهتر شيون، خدمتون ۽ جائز اگهن جي فراهمي جي لاءِ پاڻ ۾ هڪجهڙائي هجي. وڏين ڪمپنين جي ملي ڀڳت کي روڪيو وڃي، نئين ڪاروبار ۽ برانڊن کي هٿي ملي ۽ مارڪيٽ ۾ شفافيت يقيني بڻائي وڃي. ان سان نه صرف سرمائي ڪاري کي هٿي ملندي بلڪ نئين شين جي تخليق ۽ روزگار جا به موقعا پيدا ٿيندا. جيڪي 24 ڪروڙ جي هن مارڪيٽ جي لاءِ اٿر آهي.

(ليکڪ: ڊپٽي ڊائريڪٽر ڪمپيٽيشن ڪميشن آف پاڪستان آهي.)